31745 31745

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ کیا فرماتے ھیں علماء کرام ومفتیان دین اس مسئلہ میں کہ، میرے والد صاحب کے پاس موروثی زمین 12 ایکڑ موجود تھی، 1980 میں والد صاحب ایک مقدمہ کی وجہ سے جیل چلے گئے اس وقت گھر میں کھانے پینے کے سامان کے علاوہ کچھ موجود نہیں تھا، اس وقت ھم تین بھائی اور ھماری تین بہنیں تھیں، وہ سب بہت چھوٹے تھے، میں نے اور میری والدہ صاحبہ نے زمین کو سنبھالا، کاشت کاری کرتے رہے میں نے اپنے چھوٹے بہن بھائیوں کی تعلیم وتربیت اور پرورش کا خیال رکھا والد صاحب کے اخراجات کا بھی خیال رکھا، 1986 میں والد صاحب جیل سے رھا ھو گئے، میں نے اور میری والدہ صاحبہ نے مبلغ تین لاکھ روپے نقدی والد صاحب کو دیئے، اس رقم سے والد صاحب نے ٹریکٹر خریدا اور زرعی رقبہ میں ٹیوب ویل لگوایا، بعد ازاں ھمارا ایک بھائی (غالبا) 1987 میں پیدا ھوا ھم سب ایک گھر میں اکٹھے رہتے تھے، 1991 میں میری شادی ہوئی 1995 میں مجھے والد صاحب نے علیحدہ کر دیا، اس وقت گھر میں بصورت نقدی لاکھوں روپے موجود تھے مجھے صرف 18 ھزار روپیہ والد صاحب نے دیا، جو میں مشترکہ رھائش کے دوران قرض لیا اس مد میں ادا کر دیا، اس کے علاوہ مجھے کچھ نہ دیا گیا، میں نے اپنے چھوٹے بھائیوں کی سرپرستی برابر جاری رکھی انہیں 14 ایکڑ زمین ٹھیکہ پر لے کر دی، 2002 میں بھائیوں کی ٹھیکے والی زمین کی بچت اور ایک بھائی کی تنخواہ کی رقم سے والد صاحب نے 2 ایکڑ زمین خریدی اور مجھے کہا کہ چونکہ تم نے اپنے بھائیوں کی مکمل نگہداشت کی تعلیم وتربیت اور پرورش کا خیال رکھا، میرے بعد گھر کو سنبھالا اور رہائی کے بعد مجھے تین لاکھ روپے نقدی کی صورت میں دیئے جس سے ھم نے ٹریکٹر وغیرہ خریدا، جب آپ کو علیحدہ کیا تو 18 ھزار روپے کے علاوہ کچھ نہیں دیا، لہذا اب میں چاہتا ہوں کہ یہ 2 ایکڑ زمین تم سب بھائیوں کے نام برابر 4+4 کنال انتقال کروادوں تم انتقال کی رقم مبلغ 5000 روپے خود ادا کرو میرے پاس رقم نہیں تھی لہذا والد صاحب نے تمام زمین 2 ایکڑ اپنے نام انتقال کروالی، اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ والد صاحب کی موروثی زمین تو ھم سب بہن بھائیوں میں حسب تقسیم شرعی للذکر مثل حظ الانثیین کے تحت ھوگی، لیکن یہ جو زمین بعد میں بھائیوں کی رقم سے خریدی گئی، وہ والد اپنی مرضی سے بیٹوں میں تقسیم کر سکتا ہے یا نہیں۔

Scanned with CamScanner

الجواب حامداً ومصلیاً

1. اولاد علیحدہ تھی اور دو ایکڑ اراضی اولاد کی کمائی سے خریدی گئی تھی تو یہ اراضی کمائی کرنے والے بھائیوں کی ملکیت ہوگی۔ والد انہیں بیٹوں کو واپس کرے جن کی کمائی ہے۔ تاہم اگر بیٹے باپ کے ساتھ تھے، مذکورہ اراضی مشترکہ رقوم سے خریدی گئی تو یہ والد کی ملکیت شمار ہوگی۔ حسب حصص بیٹے بیٹیاں تمام ورثاء حقدار ہونگے۔

شرح المجلۃ۔ ج۴ ص ۳۲۵

قال فی الفتاوی الخیریۃ قول علمائنا اب وابن اکتسبا فی صنعۃ واحدۃ ولم یکن لهما شیئ ثم اجتمع لهما قال یکون کله للاب اذا کان الابن فی عیاله

ایضاً، وکون الابن فی عیال ابیه فاذا عدم واحد منها لا یکون کسب الابن للاب

ایضاً: اب وابن یکتسبان الخ انه لو لم یکن للاب عمل ولا کسب بل العمل والکسب للابن یکون المال المتحصل للابن خاصۃ لان الاب حینئذ فی عیال ابنه وهو ظاهر۔

واللہ اعلم بالصواب

کتبہ

محمد عمیر عفا اللہ عنہ

از دار الافتاء دار العلوم کبیر والہ خانیوال

۱/۵/۱۴۴۲ھ

الجواب صحیح

دار الافتاء

۵/۵/۱۴۴۲ھ